نام کتاب : "تعلقات عامہ ۔ انقلاب آفرین"

مصنف : جاوید اختر پاشا۔

صفحات : ۱۷۲۔

قیمت : ۲۲۵ روپے۔

ناشر: الہلال پبلشرز۔ اسلام آباد

ملنے کا پتہ: مکتبہ شرقیہ مکان نمبر۷۸، گلی نمبر۲۳ سیکٹر ایف ٹن ٹو، اسلام آباد

تعلقات عامہ ـــ۔ انسانی زندگی کا ایک ایسا موضوع ہے، جس سے انسان کا قدیم ترین تعلق ہے۔ انسان نے جب سے دنیا میں قدم رکھا ہے، اسے اپنے دوسرے ہم جنسوں کے ساتھ تعلقات کی ضرورت پیش آئی۔ زبان کی ایجاد سے پہلے انسان نے اشارے کا سہارا لیا اور دوسرے انسانوں تک اپنی بات پہنچائی۔ ترقی کے ساتھ ساتھ اب تعلقات عامہ نے بھی دنیا بھر میں ایک مستقل سائنس کی حیثیت حاصل کر لی ہے۔ اور اس کی اہمیت کو ہر سطح پر تسلیم کیا جاتا ہے۔ جناب جاوید اختر پاشا گزشتہ ربع صدی سے بھی زائد عرصے سے تعلقات عامہ کے شعبے سے وابستہ ہیں ـ انکی یہ زیر نظر کتاب تعلقات عامہ سے متعلق لوگوں کے لئے گھٹن کے ماحول میں تازہ ہوا کا ایک جھونکا ہے۔

۱۷۲ صفحات پر پھیلی خوبصورت طباعت اور جاذب نظر جلد بندی کے ساتھ منظر عام پر آنے والی یہ کتاب اپنے اندر تعلقات عامہ سے متعلق بہترین معلومات لئے ہوئے ہے۔ اس کتاب میں مصنف نے علمی حوالوں سے ہٹ کر تجربات کو پیش نظر رکھا ہے۔ بلاشبہ انہوں نے کئی مقامات پر تعلقات عامہ کی جدید تعریفیں بھی دی ہیں، لیکن وہ بھی تجربات کا حاصل ہیں۔ کتاب کا آغاز انہوں نے تعلقات عامہ میں خط کی اہمیت سے کیا ہے۔ خط کو انہوں نے تعلقات عامہ کو فروغ دینے کا بہترین ذریعہ قرار دیا ہے۔ آگے چل کر وہ معاشرے کے مختلف طبقوں سے خوشگوار تعلقات کو اس شعبے سے وابستہ افراد کے لئے لازم قرار دیتے ہیں۔ اس سلسلے میں وہ تجویز کرتے ہیں کہ لوگوں کے ذاتی معاملات میں دلچسپی لیجئے، آپ کے تعلقات لوگوں سے مضبوط تر ہو جائیں گے۔ اس سلسلے میں وہ حکیم محمد سعید کی مثال پیش کرتے ہیں، جو کاروبار میں تعلقات کو بہت زیادہ

اہمیت دیتے ہیں۔ ہر ماہ مختلف اسٹیشنوں پر مریضوں کا بذات خود معائنہ حکیم محمد سعید کے بہترین تعلقات کی عملی مثال ہے ۔ تعلقات عامہ کے فروغ کے ضمن میں ہی جناب جاوید اختر پاشا نے ایک ایسی تجویز پیش کی ہے' جس پر عمل پورے پاکستان کو سرسبز و شاداب بنا سکتا ہے۔ لکھتے ہیں کہ مختلف سرکاری' نیم سرکاری و نجی اداروں خصوصاً تعلیمی اداروں کو ملک کے مختلف علاقوں میں مخصوص جگہوں پر اپنے ناموں کے ساتھ شجرکاری کرنی چاہئے۔ اس سلسلے میں انہوں نے بعض مثالیں بھی دی ہیں۔(صفحہ نمبر۱۰۵)

پاکستان میں تعلقات عامہ کا جو تصور اب تک رائج ہے' وہ نہایت محدود' بلکہ منفی ہے۔ یہاں تعلقات عامہ کو اداروں کے بارے میں خبریں چھپنے سے رکوانے کا ہتھیار سمجھا جاتا ہے۔ ظاہر ہے' جاوید اختر پاشا اس تصور سے اتفاق نہیں کرتے' بلاشبہ وہ صحافیوں سے تعلقات کو اس شعبے سے وابستہ افراد کیلئے لازم قرار دیتے ہیں' لیکن وہ خبریں رکوانے کے منفی تصور کو مسترد کرتے ہیں ۔ اس کی جگہ وہ ادارے کے بارے میں اچھی معلومات فراہم کرنے کا تصور پیش کرتے ہیں۔

تعلقات عامہ سے وابستہ افراد کیلئے مصنف اس کتاب میں یہ بات بھی لازم قرار دیتے ہیں کہ انہیں اپنے ادارے کے کارکنوں کے مسائل سے بھی کماحقہ آگاہ ہونا چاہئے۔ اس لئے کہ کوئی بھی ادارہ جس کے کارکن پریشان ہوں' ترقی نہیں کر سکتا۔ اور نہ ہی وہ معاشرے میں کوئی اچھا مقام حاصل کر سکتا ہے۔

اداروں کیلئے ماحول کی کتنی اہمیت ہے' اس کا ذکر بھی کتاب میں موجود ہے ان کا تجزیہ ہے کہ علاقے' رنگ اور نسل کو مدنظر رکھے بغیر ادارے کی کامیابی محال ہے۔ اس سلسلے میں انہوں نے ڈبل روٹی فراہم کرنے والی ایک کمپنی کی مثال دی ہے' جس کا کاروبار ایک ایسے علاقے میں تھا' جہاں اکثریت کالے لوگوں پر مشتمل تھی' کمپنی کے تمام سیلز مین گورے تھے۔ کئی ماہ تک کاروبار مدھم رہا۔ پھر کمپنی نے کالے لوگوں کو ملازم رکھ لیا۔ دیکھتے ہی دیکھتے کاروبار لاکھوں روپوں سے تجاوز کر گیا۔ (صفحہ نمبر۱۷۷)

پاکستان میں تعلقات عامہ کی تعلیم کا باقاعدہ انتظام نہ ہونے کا بھی مصنف کو دکھ ہے۔ وہ

چاہتے ہیں کہ امریکہ اور دیگر ترقی یافتہ ممالک کی طرح یہاں بھی جامعات میں اس شعبے کو ایک باقاعدہ سائنس کی حیثیت دی جائے۔ اس سلسلے میں ابتدائی طور پر وہ نجی اداروں کے کردار کو بہت اہمیت دیتے ہیں کتاب میں انہوں نے چند مثالیں بھی دی ہیں۔ (صفحہ نمبر۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸)

کتاب کے ایک حصے میں انہوں نے اداروں کی خبروں کی اشاعت کو یقینی بنانے کیلئے چند طریقے بتائے ہیں ۔ ان میں جدید ترین ذرائع کا استعمال بنیادی حیثیت رکھتا ہے اس سلسلے میں وہ کمپیوٹر اور آڈیو وڈیو کے استعمال کی سفارش کرتے ہیں ۔ جاوید پاشا کا اس ضمن میں کہنا یہ ہے کہ خبراس طرح بنائی جانی چاہئے کہ اخبار کا مدیر اسے شائع کرنے پر خود کو مجبور پائے۔ اس سلسلے میں وہ سچ اور صرف سچ کے علمبردار ہیں ۔ اس لئے کہ کسی ادارے کے بارے میں جھوٹی خبروں کی اشاعت بالآخر ادارے کی ساکھ کو ختم کر دیتی ہے ان کے الفاظ میں غلط خبر کی فراہمی یا خبر رکوانے کیلئے تعلقات کا استعمال پی آر او کی زندگی کا بدترین دن ہوتا ہے۔ اس لئے کہ اس طرح اعتماد مجروح ہوتا ہے۔(صفحہ نمبر۱۸۹)

خواتین تعلقات عامہ کے شعبے میں آئیں تو وہ زیادہ بہتر انداز میں کام کو آگے بڑھا سکتی ہیں۔ مصنف کے خیال میں اس شعبہ میں خواتین بہتر کارکردگی کا مظاہرہ کر سکتی ہیں۔ انکی نظر میں تعلقات عامہ کے شعبے میں عورت کی موجودگی سے احترام کے جذبات کو تقویت حاصل ہوتی ہے۔ (صفحہ نمبر۱۴۱)

خوبصورت انداز میں چھپی ہوئی اس کتاب کو ۱۹۷۰ء میں "تعلقات عامہ" پر جناب زاہد ملک کی تصنیف اور "تعلقات عامہ ۔ پیشہ و فن" کے نام سے جناب نسیم احمد کی تصنیف پر ایک خوبصورت اضافہ قرار دیا جا سکتا ہے۔

سید مزمل حسین